لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امت مسلمہ کے نوجوانوں سے خطاب

ضبط و تحریر۔ مولانا محمد طیب غفاری

استاذ شعبہ حفظ مدرسہ ھذا

مقرر مفتی ابراھیم غفاری

بانی و مہتمم۔ مدرسہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

Contact us. madrasaabuzarghifari@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد: قال النبی ﷺ المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

میرے محترم بزرگوں اور دوستوں۔ قرآن کریم اللہ تعالی کی جانب سے نازل کردہ آخری کتاب ہے جو کہ انسانی ہدایت کے لئے ایک کامل و مکمل دستور العمل ہے، جس شخص نے بھی قرآن کریم کو اپنا نصب العین اور زندگی کا مقصد بنالیا تو وہ شخص دنیا میں عظیم انسان بن گیا، چنانچہ ہم نے دیکھا کہ قرآن کے دامن میں آنے سے پہلے خطاب کا بیٹا عمر تھا لیکن جب قرآن کے دامن میں آئے تو فاروق اعظم بن گئے، قرآن کے دامن میں آنے سے پہلے قحافہ کا بیٹا ابو بکر تھا لیکن جب قرآن کے دامن میں آئے تو صدیق اکبر بن گئے، قرآن کے دامن میں آنے سے پہلے ابو طالب کا بیٹا علی تھا لیکن جب قرآن کے

لیکن جب قرآن کے دامن میں آئے تو علی المرتضیٰ اور حیدر کرار بن گئے، قرآن کے دامن میں آنے سے پہلے عفان کا بیٹا عثمان تھا لیکن جب قرآن کے دامن میں آئے تو عثمانِ غنی اور ذوالنورین بن گئے، جب ان لوگوں نے قرآن کو اپنے سینہ سے لگایا تو رضی اللہ عنہم کا پروانہ مل گیا، جب قرآن کے دامن میں آئے تو دنیا میں ہی جنت کا پروانہ مل گیا، جب قرآن کے دامن میں آئے تو عشرہ مبشرہ بن گئے

عزیزانِ ملت۔ اگر آج ہم بھی قرآن کو اپنا نصب العین بنالیں اگر آج بھی ہم قرآن کو دستور زندگی بنالیں، اگر آج بھی ہم اس مقدس کتاب کو اپنے سینہ سے لگالیں تو آج بھی اس دنیا کی سلطنت کے مالک بن جائینگے، آج بھی قرآن وہی ہے، لیکن آج مسلمان وہ نہیں کہ جب مسلمان ۳۱۳ تھے تو دنیا کی سپر پاور طاقتیں بھی مسلمانوں کے سامنے سے میدان چھوڑ کر بھاگ گئی تھیں اور آج جب کہ مسلمان کروڑوں میں ہے تو آج میدان سے مسلمان ہی غائب ہے،

میری قوم کے نوجوانوں۔ میں تو صرف یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہم مسلمان ہیں، قرآن ہمیں مؤمن کہتا ہے، قرآن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ آپ لوگ جھکنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں، غداری کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں، بے حیائی کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں، زمیں پر ناچنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں، آپ تو زمیں پر خلافت کا تاج لیکر آئے تھے، آپ تو اس زمیں پر

۳

شرافت کا معیار لیکر آئے تھے، آپ تو اس زمیں پر حکمران بن کر اتارے گئے تھے، آپ تو اس زمیں پر محافظ بن کر اتارے گئے تھے، آپ تو اس زمیں پر محافظ بن کر اتارے گئے تھے، آپ روزی کے لئے بھیک مانگنے والے نہیں آپ تو روزی بانٹنے والے بنا کر اتارے گئے تھے، مسلمانوں قرآن ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ تمہارا آقا انگریز نہیں بلکہ تمہارا آقا محمد عربی ہے، زخم کھانے والا نبی، دانت شہید کروانے والا نبی، چہرہ سے خون بہانے والا نبی، امت کے لئے پتھر کھانے والا نبی، ساری ساری رات رب کے سامنے رو رو کر امت کو بخشوانے والا نبی، شرم وحیا کا پیکر نبی، غیرت کا پیکر نبی، مدینہ سے نکل کر روم وفارس کو محکوم بنانے والا نبی، وہ غیرت والا نبی، وہ عظمت والا نبی، وہ بلندی والا نبی، وہ وسعتوں والا نبی، وہ آزادی والا نبی، وہ میرا ہے وہ تمہارا ہے، دنیا ہمیں اس سے توڑنا چاہتی ہے، میں یاد دلانا چاہتا ہوں دنیا والوں جسم سے جان تو نکل جائے مگر محمد عربی کی وفا نہیں نکلنی چاہئے، ساری دنیا ہمیں ھمارے آقا سے توڑنا چاہتی ہے، ھمارے آقا کی شکل وصورت سے توڑنا چاہتی ہے، انکے نظام سے توڑنا چاہتی ہے، ہم اگر اپنے نبی کے طریقہ پر رہنے کی وجہ سے مجرم ہیں تو دنیا والوں ہم مجرم ہی سہی،

مسلمان نوجوان۔ سچ بتانا، تو کیوں جی رہا ہے، نوٹ کمانے کے لئے،..... لڑکیوں سے عشق بازی کرنے کے لئے ...... سینماؤں کے باہر لائن لگانے کے لئے ...... بے حیائی کے کاموں میں مگن ہونے کے لئے ...... یا پھر اسلام کے تحفظ کے لئے

٤

اے نوجوان ...... اس آسمان نے تیرے اور میرے جیسے بے غیرت نوجوان نہیں دیکھے تھے......یہ آسمان بھی ہم پہ ہنستا ہوگا...... روتا ہوگا ...... مسلمان نوجوان، جب تیری تعداد ۳۱۳ تھی دنیا کا کفر تیرے سامنے پت نہیں مار سکتا تھا ...... آج تو تو کروڑوں میں ہے، تو بتا تو سہی پھر کیوں تجھ سے تیر ہر چیز چھن گئی ......مسلمان نوجوان تیری بازو میں طاقت ہے، تیرے جسم میں خون ہے، تیرے اندر جزبہ ہے، کسکے لئے ...... جسم میں تو سور کے بھی خون ہوتا ہے ...... لیکن مسلمان کے جسم کا خون قرآن کی عظمت کے لئے ہوتا ہے، دین کی عظمت کے لئے ہوتا ہے، ماؤں بہنوں کے تحفظ کے لئے ہوتا ہے، تو خود بتا تو زندہ ہوتا ہے اور تیری بہنا بے آبرو ہو رہی ہوتی ہے، کیا تجھے زندگی میں چین آتا ہے، مزہ آتا ہے ...... کن چیزوں میں کھو گیا تو ...... تجھے کون کون پکار رہا ہے ...... تو کہاں چلا گیا ...... ہر عقوبت خانہ سے آواز آرہی ہے ......

اے مسلمان نوجوان .... ادھر آ ...... تیری قوت بازو کی یہاں ضرورت ہے ...... ہر گری ہوئی مسجد تجھے پکار رہی ہے ...... ہر بیٹی اور ہر بہن تجھے آوازیں دے رہی ہے ...... اسلام کا تقدس تجھے پکار پکار کر اپنا گلا بٹھا چکا ہے ...... مگر تو سنتا ہی نہیں ......او کیا تو خاموش دیوار بن گیا ...... کیا تو یہودی سے بھی بدتر ہو گیا ...... یہودیوں کے مولویوں نے انہیں کہا کہ تم لڑو وہ لڑنے کے لئے میدان میں آگئے ...... مسلمان نوجوان تجھے بھی قرآن نے کہا، لیکن تو ترازو ہاتھ میں لئے ہوئے ناچتا رہا......ہاتھوں میں ڈس لئے ہوئے جب تو جارہا ہوتا ہے ......جب تیرے ہاتھ میں آڈیو کیسٹ ہوتی ہے ...... یہ آسمان تجھ پہ روتا ہوگا......یہ زمیں بھی تجھ پہ حیران ہوتی ہوگی ...... کہ کلمہ کس نبی کا پڑھتا ہے اور حرکتیں کیا کرتا ہے ......

۵

تیری بہنا تجھے یاد کرتے کرتے بے عزت ہوگئی ...... مگر تجھے ہوش نہیں آیا ......
ایک گھر کی چہار دیواری میں دو بھائی ہوں کوئی اس گھر کی بہن کی طرف انگلی نہیں اٹھا سکتا ......اسلام کی چہار دیواری پر چاروں طرف نوجوان کھڑے ہیں مگر ظالم چہار دیواری سے کود کر بہنوں کو ننگا کر رہے ہیں ...... کہاں ہے تو ...... کدھر چلا گیا ...... کیوں جی رہا ہے ...... کافروں کی غلامی کرنے کے لئے ...... تو تو بھول گیا کہ رب نے تیرے اوپر کتنی ذمہ داریاں ڈالی تھیں ......
مسلمان نوجوان ...... خدا کے لئے واپس آجا ...... میں تیرے سامنے جھولی پھیلاتا ہوں ...... تجھے رب کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو واپس آجا ...... تجھے کتے شکار کر لے گئے ...... تو تو اسلام کے دروازہ کا چوکیدار تھا ...... تو بہنوں کے آنگن کا محافظ تھا ...... تجھے ظالم شکار کر لے گئے ...... کوئی تجھے سنیما گھر لے گیا ...... کوئی تجھے دکان میں لے گیا ...... کوئی تجھے فلم ہال میں لے گیا ...... کوئی تجھے نچوانے لے گیا ...... سوچ تو سہی ......تیری بہنوں کو بے عزت کیا جارہا ہے ......اور تو خود سنیما میں جاکر بے عزتی دکھارہا ہوتا ہے ......
مسلمان نوجوان۔۔۔۔۔ جب تو سڑکوں پر چل رہا ہوتا ہے تو تو نظر نہیں آتا او تجھے تو ایسا ہونا چاہیے تھا کہ ایسا محسوس ہوتا کہ تو واقعی محمد عربی کا امتی ہے ...... تو کہاں چلا گیا طیبہ کے محافظ تو کہاں چلا گیا ......میں جب گاڑی میں بیٹھا ہوئے تجھے MUSIC سنتے ہوئے دیکھتا ہوں ......تیری شکل پہ انگریز کی پھٹکار دیکھتا ہوں ...... میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے ...... ہائے کافر اتنا طاقتور ہوگیا کہ محمد عربی کے بچوں کو چھین کر کافروں کے کپڑے پہنادئے ...... او تجھے کیا ملتا ہے ...... اور تجھے کون سا سکون ملتا ہے ...... بتا تو سہی ......

مسلمان نوجوان جن بدبختوں کے کرکٹ میچ دیکھنے کے لئے تو مرتا ہے وہ چندہ اکٹھا کر رہے تھے تا کہ مسلمان کو ختم کیا جائے ...... مسلمان ماؤں بہنوں کو ختم کیا جائے ...... تو تو اتنا بے بنیاد ہو گیا ...... تجھے عقل کیوں نہیں آتی کہ میں کون ہوں کس کا ہوں ...... مجھے کہاں جانا چاہئے کہاں نہیں جانا چاہئے ...... تیرے گھر میں فلم بنانے والے لوگوں کے پھوٹو لگے ہوئے ہیں ...... امیتابھ بچن کو تو سلام کرتا ہے ...... رنڈیوں کے تو گانے سنتا ہے ...... کہاں ہے تو مسلمان ...... کیا تجھے اپنی اماں اچھی نہیں لگتی ...... تو پھر تو نے ایک کنجری کو کیوں اپنا بنایا ...... کیا تو اماں عائشہ صدیقہ کو بھول گیا ...... کیا تو اپنی اماں کا کردار بھول گیا ...... تجھے تو کرکٹ دیکھنا ہے ...... تجھے تو گانے سننے ہیں ...... تجھے تو نوکری کی تلاش ہے خواہ حلال کی ہو یا حرام کی ...... تمہیں کیا ہر واہ کہ دین پہ کیا بیت رہی ہے ...... ہر کتا ہمیں آوازیں لگا رہا ہے ...... ہر سور ہمیں دانت دکھا رہا ہے ...... ہر بھیڑیا ہمیں آوازیں دے رہا ہے ......

اے مسلمان نوجوان .... اسلام پر واپس آجا .... نوجوانوں لات مار دو اس گندی زندگی پر......لات مار دو اس شہوت پرستی پر......شراب تک پینے لگ گیا مسلمان......او کیا ہو گیا...... کیا نبی کا دین تمنے اس کے منہ پر مارنے کا فیصلہ کر لیا ہے......شراب تک پی رہا ہے نوجوان......بدکاری تک کر رہا ہے نوجوان......

اے نوجوان مجھے بتا تو سہی کہ تیرا پیٹ کون سے گناہ سے بھر جائیگا ...... تو کتنی بہنوں کو بے آبرو کریگا ...... کیا تیرا پیٹ بھر جائیگا...... کیا تجھے رب کے سامنے نہیں جانا ...... تیرے ہاتھ میں شراب کیسے آجاتی ہے ...... جس برتن کو تیرا نبی توڑ کر چلا گیا تو کون ہے اس برتن کو اٹھانے والا ...... تیرے ہوتے ہوئے تو پورا محلہ پاک ہونا چاہئے تھا ...... تو روڑ پر کھڑا ہو کر اپنی بہنا کو سیٹیاں بجاتا ہے ...... او میرے پیارے تجھے کیا ہو گیا ...... خدا نے تو تجھے اس زمیں پر حکمران بنا کر بھیجا تھا ...... کیا تجھے یاد نہیں ہے کہ اگر تو مسلمان بن جائیگا تو خدا تجھے رعب دیگا، خدا تجھے عزت دیگا، خدا تجھے دبدبہ دیگا، خدا تجھے بلندی دیگا، کسی زانی کو زنا کرنے سے کچھ نہیں ملیگا ...... قیامت کے دن تیری شرمگاہ تیرے چہرہ پر لٹکی ہو گی ...... اور تو اپنی بہن کے سامنے ننگا کھڑا ہو گا ...... کسی شرابی کو شراب پینے سے کچھ نہیں ملیگا ،قیامت کے دن اسکی شراب اسکے منہ سے آگ بن کر نکل رہی ہو گی اے نوجوان....... آجا لوٹ آ ...... اور اعلان کر کہ اماں میں تیری عزت پر مر مٹنے کے لئے تیار ہوں ...... میری بہن اب تو بے عزت نہیں ہو گی ...... اب تو بر سر بازار رسوی نہیں ہو گی ...... آج سے میں تیری آبرو پر مر مٹ جاؤنگا ...... لیکن تجھے کالا منہ نہ ہونے دونگا.....

۸

مسلمان تجھے اللہ نے کیوں بھیجا ہے؟...... تو اپنی قدر کو پہچان مسلمان تو اپنی قدر کو پہچان...... تجھے دیکھ کر تو کافر بھی کلمہ پڑھ لیا کرتے تھے...... لیکن آج تو جوان ہوا اور تیرا باپ بھی تجھ سے شرمانے لگا...... کیوں تیرے والدین رسوی ہو رہے ہیں؟......

اے توحید کے وارثوں........ کبھی تم وہ تھے کہ تمہاری نگاہ مرد افگن اور فن کی گرج تھی...... کبھی تیرے زور بازو سے در قیصر بھی زمین بوس ہو جایا کرتا تھا...... کبھی تیرے گھوڑوں کے لئے بھی دریا تھم جایا کرتے تھے...... لیکن آج تم میں نہ وہ روح مؤمن ہے...... نہ وہ جزبہ و کشش اور نہ ہی زور حیدری ہے...... اگر اب بھی گیسوئے دجلہ و ہرات تابعدار ہیں...... لیکن حق و باطل کا وہی معرکہ برپا ہے...... ظالموں کے نرغہ میں اب بھی مظلومیت دم توڑ رہی ہے ...... لیکن قافلہ حجاز میں کوئی نظر نہیں آتا ......

اے مسلمان مجھے تجھ پر کمال حیرت کہ یہ آسمان و زمین تجھ ہی سے تو روشن ہیں لیکن تیری ذات ہی درمیان سے غائب ہے ...... تو کب تک غفلت اور گمنامی کی زندگی گزارتا رہیگا...... تیری روشنی نے دنیاء قدیم کو روشن کیا...... اور تمہارا وجود ماضی کی تاریک رات کے لئے منارہ نور بن کر رہا...... تم تو اس وقت بھی تھے جب یہ کائنات نہ تھی، اور اس وقت بھی رہوگے جب یہ کائنات نہ ہوگی ......

اے مرد جاوداں ...... تو موت سے ڈرتا ہے، حلانکہ موت کو تجھ سے ڈرنا چاہئے...... موت کو نہیں بلکہ تمکو موت کی گھات میں رہنا چاہئے......

۹

اے مرد مجاہد۔ کہاں گئی تیری حرارت ایمانی؟ کہاں گئی تیری غیرت اسلامی؟ کہاں گیا تیرا دبدبہ؟ آج تو کیوں کافر ہو کر مر رہا ہے؟ کیا کبھی تو نے سوچا کہ تو کیوں برباد ہو رہا ہے؟ کیا تو نے کبھی امت کی فکر کی؟ کیا تجھے اپنے مسلمان بھائی کی یاد نہیں آتی؟یو تو ہو ہی گیا نبی وصحابہ کااحسان فراموش؟......آجا آج اسلام کو تیری ضرورت ہے کہاں گئی تیری حرارت ایمانی؟ کہاں گئی تیری غیرت اسلامی؟ کہاں گیا تیرا دبدبہ؟ آج تو کیوں کافر ہو کر مر رہا ہے؟ کیا کبھی تو نے سوچا کہ تو کیوں برباد ہو رہا ہے؟ کیا تو نے کبھی امت کی فکر کی؟ کیا تجھے اپنے مسلمان بھائی کی یاد نہیں آتی؟یو تو ہو ہی گیا نبی وصحابہ کااحسان فراموش؟......دین تجھے پکار رہا ہے کہاں گئی تیری حرارت ایمانی؟ کہاں گئی تیری غیرت اسلامی؟ کہاں گیا تیرا دبدبہ؟ آج تو کیوں کافر ہو کر مر رہا ہے؟ کیا کبھی تو نے سوچا کہ تو کیوں برباد ہو رہا ہے؟ کیا تو نے کبھی امت کی فکر کی؟ کیا تجھے اپنے مسلمان بھائی کی یاد نہیں آتی؟یا تو ہو ہی گیا نبی وصحابہ کااحسان فراموش؟......

میرے نبی کا دین یتیم ہو گیا......

اے مرد جاوداں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آجااور اسلام کی حفاظت کے لئے مرد آہن بن کر کھڑا ہو جااور اعلان کر

Imagitor

کیا میں نے اُس خاک داں سے کنارا۔ جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ

بیاباں کی خلوت خوش آتی ہے مجھ کو۔ ازل سے ہے فطرت مری راہبانہ

نہ بادِ بہاری، نہ گلچیں، نہ بُلبل۔ نہ بیمارِیِ نغمۂ عاشقانہ

خیابانیوں سے ہے پرہیز لازم۔ ادائیں ہیں ان کی بہت دلبرانہ

ہوائے بیاباں سے ہوتی ہے کاری۔ جواں مرد کی ضربتِ غازیانہ

حمام و کبوتر کا بھُوکا نہیں مَیں۔ کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ

جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا۔ لہُو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

یہ پورب، یہ پچھّم چکوروں کی دنیا۔ مِرا نیلگوں آسماں بیکرانہ

پرندوں کی دُنیا کا درویش ہوں مَیں۔ کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین